

## 202933- کیا عورت کی نماز جنازہ میں بھی کہا جائے گا: ”وَأَبْدَلُهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا“ یعنی: فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما۔

### سوال

خاتون کو دفن کرتے وقت یہ دعا پڑھنا جائز ہے؟ ”وَأَبْدَلُهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا“ یعنی: فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما، یا پھر یہ دعا مردوں کیلئے خاص ہے؟

### پسندیدہ جواب

اہل علم رحمہم اللہ کے اس بارے میں مختلف اقوال ہیں کہ دعا کے مذکورہ الفاظ عورت کیلئے بھی ہیں یا صرف مرد کیساتھ خاص ہیں، اس بارے میں دو اقوال ہیں:

### پہلا قول:

یہ دعا مرد کیساتھ خاص ہے، اس لئے عورت کیلئے یہ الفاظ (”وَأَبْدَلُهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا“ یعنی: فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما) نہیں کہے جاسکتے، کیونکہ عورت آخرت میں اگر جنتی ہوئی تو وہ اپنے دنیا والے خاوند کی بیوی رہے گی۔

چنانچہ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”فقہائے کرام کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ یہ مرد کیساتھ خاص ہے، اس لئے عورت کیلئے یہ الفاظ (”وَأَبْدَلُهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا“

یعنی: یا اللہ! فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما) نہیں کہے جائیں گے؛ کیونکہ یہ خاتون آخرت میں اپنے دنیاوی خاوند کی بیوی ہو سکتی ہے، اور بیوی ایک ہی آدمی کی ہوتی ہے، اس میں شراکت نہیں ہو سکتی، اور کوئی مرد بھی اس بات کو قبول نہیں کرتا ” انتہی

ماخوذ از: ”شرح سنن النسائی“ از

سیوطی (4/73)

ابن یوسف موافق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”اگر عورت کا جنازہ ہو تو آپ کہیں گے

: [اللهم اِنَّا اَمْتُكَ]

یعنی: یا اللہ! یہ تیری باندی تھی۔۔۔ اسی طرح آخر تک ذکر کیلئے استعمال الفاظ کو

مؤنث الفاظ میں تبدیل کر دیا جائے گا، لیکن آپ یہ نہیں کہیں گے کہ: ”

وَأَبْدَلَهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا”

یعنی: یا اللہ! فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما) کیونکہ ہوسکتا

ہے کہ یہ خاتون جنت میں بھی اپنے دنیاوی خاوند کی ہی بیوی ہو، اور جنتی خواتین اپنے

اپنے خاوندوں کے پاس ہی رہیں گے، کسی اور کے پاس جانا پسند نہیں کریں گیں، جبکہ ایک

آدمی کی متعدد بیویاں ہونگی لیکن عورت کیلئے متعدد خاوند نہیں ہونگے ” انتہی

”التَّاجِ وَالْإِكْهِلِ لِمُخْتَصِرِ خَلِيلٍ”

(3/18)

بہوتی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”عورت کا جنازہ پڑھتے ہوئے دعا میں

کہا جائے گا: (اللهم اِنَّا اَمْتُكَ

اِبْنَةُ اَمْتِكَ نَزَلَتْ بِكَ، وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ بِه۔۔۔۔۔)

یعنی: ”یا اللہ! یہ تیری باندی ہے، اور تیری باندی کی بیٹی ہے، جو تیرے پاس پہنچ

چکی ہے، اور توں بہترین پہنچنے کی جگہ ہے۔۔۔۔۔” لیکن دعا میں یہ الفاظ نہیں کہے گا:

(أَبْدَلَهَا زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا،

یعنی: ”یا اللہ! فوت شدہ خاتون کو اسکے خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما“ فقہائے

کرام کی گفتگو سے یہی ظاہر ہوتا ہے، جیسے کہ الفروع میں موجود ہے ” انتہی

”كشاف القناع“ (2/116)

دوسرا قول:

یہ ہے کہ بہتر تبادل کی دعا خواتین

کے لئے بھی مانگی جائے گی؛ اور اسکی دلیل کے طور پر حدیث کا عموم پیش کیا جاتا ہے

کہ: (وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهَا)

میں لفظ ”زوج“ خاوند اور بیوی دونوں پر بولا جاتا ہے، تو پھر دعا میں عورت کیلئے مضموم

یہ ہوگا کہ : خاوند کی بری صفات اچھی صفات سے بدل دی جائیں، ناکہ اسے کوئی اور  
اچھا خاوند عطا کیا جائے۔

رہلی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

دعا لے جنازہ میں )

وزوجاً خیراً من زوجہ

( کے بارے میں فیصلہ یہ ہے کہ یہ الفاظ خواتین کے بارے میں بھی لکے جائیں گے۔

چنانچہ اس دعا میں بہتر متبادل سے

مراد خاوند کی بہتر متبادل صفات اور اخلاقیات ہیں، کوئی اور نیا خاوند مراد نہیں

ہے۔ انتہی

”نہایۃ المحتاج الی شرح المنہاج“

(2/477)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

)

وزوجاً خیراً من زوجہ

( کے الفاظ دعا لے جنازہ میں لکے جائیں

گے چاہے جنازہ مرد کا ہو یا عورت کا۔

یہاں ایک اشکال پیدا ہوتا ہے؛ کہ اگر

جنازہ مرد کا ہو، اور ہم اسکے لئے مذکورہ الفاظ کے ساتھ دعا کریں تو اس سے یہ لازم

آتا ہے کہ حور عین دنیاوی بیویوں سے افضل ہیں، اور اگر جنازہ عورت کا ہے تو پھر یہ

لازم آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا میں موجود میاں بیوی کے جوڑے میں علیحدگی کر دے، اور

اسے بہتر خاوند عطا فرمائے، چنانچہ یہاں یہ دو اشکال وارد ہوتے ہیں؟

پہلے اشکال کا جواب یہ ہے کہ : (

آبدلہ زوجاً خیراً من زوجہ

( ان دعائیہ الفاظ میں یہ بات کوئی واضح نہیں ہے کہ حور عین دنیا کی خواتین سے افضل

ہیں؛ کیونکہ یہاں بہتری سے مراد اخلاقی بہتری مراد ہے، کوئی اور بہتری کی قسم مراد

نہیں ہے۔

اس جواب سے یہ دوسرے اشکال کا جواب

بھی واضح ہو گیا، چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ: یہاں بہتری سے مراد اخلاقی اور صفاتی بہتری مراد ہے، کوئی نیا بہتر خاوند عطا کرنا مقصود نہیں ہے، اس مفہوم کی بنا پر اس دعائیں ضمنی طور پر یہ بات بھی شامل ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی میاں بیوی کے جوڑے کو جنت میں بھی اکٹھا رکھے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ اہل جنت کے دلوں میں سے ہر قسم کا کینہ بغض نکال دے گا، اور وہ اخلاقیات کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونگے، چنانچہ یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بہتری اشیاء کے تبدیل کرنے سے آتی ہے، اسی طرح اشیاء کے اوصاف بدلنے سے بھی آسکتی ہے، اسکی مثال قرآن مجید کی یہ آیت ہے:

)

یوم تبدل الأرض غیر الأرض والسموات

(

یعنی: "قیامت کے دن زمین و آسمان کو

تبدیل کر دیا جائے گا" ابراہیم: 48

حالانکہ قیامت کے دن زمین یہی ہوگی

لیکن اس دن زمین کی حالت تبدیل ہوگی، اسی طرح آسمان یہی ہوگا لیکن اسکی حالت بھی

تبدیل ہوگی۔ انتہی

"الشرح الممتع" (5/327)

اہم نوٹ:

جنازے کی دعا کے الفاظ)

وزوجا خیر آمن زوجہ

(دفن کرتے ہوئے نہیں کہے جائیں گے، بلکہ نماز جنازہ کے دوران تیسری تکبیر کے بعد

کہے جائیں گے، چنانچہ امام مسلم نے (963) میں عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے

روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا،

آپ دعا مانگ رہے تھے: (اللَّحْمُ

اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَأَعِزَّهُ عِزَّةَ عَائِدِهِ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ

نَزْلَهُ وَأَغْسِلْهُ بِنَاءٍ وَثَلْجٍ وَبَرْدٍ وَنَقِّهِ مِنَ النُّطَاطِ

كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا

خَيْرِ اَمْنٍ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَنْبِيَاءِ، وَرَوْجًا خَيْرًا مِنْ  
رَوْحِ، وَقِرْفَةً الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ)

ترجمہ: یا اللہ! اس کی مغفرت فرما،

اور اس پر رحم فرما، اس کو معاف فرما اور اس کو عافیت سے نواز، اور اس کی بہتر  
طریقہ سے مہمان نوازی فرما، اور اس کی قبر کو کشادہ فرما، اور اس کو پانی، اولے  
اور برف سے دھو دے، اور اسے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل  
سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانا عطا فرما دے، اور  
اس کو عمدہ بیوی عطا فرما، اور اس کو عذاب قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔

جبکہ دفن کرتے وقت احادیث مبارکہ میں

یہ آیا ہے کہ میت کیلئے مغفرت اور فرشتوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ثابت قدمی کا  
سوال کیا جائے، جیسے کہ ابو داؤد (3221) میں ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے  
ہیں کہ: ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو کھڑے ہو کر فرماتے:  
(اپنے بھائی کیلئے استغفار کرو، اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا مانگو، اس سے اب  
سوال کیا جا رہا ہے)“ اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابو داؤد میں صحیح  
قرار دیا ہے۔

واللہ اعلم.